Lesson 23. Al-Baqarah (Ayaat 189 - 196): Day 83

سورة البقرة کی تفسیر

(١٨٨) يسئلونك عن الاهلة ط قل هي

يسئلونك	عن	الاهلة	قل	هي
پوچھتے ہیں تجھ کو	سے	چاندوں	کہہ کہ	وہ

(اے محمد ﷺ) لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) کہہ دو کہ

مواقيت للناس والحج ط وليس البر بان تاتوا البيوت من

مواقيت	للناس	والحج	و	ليس	البر	بان	تاتوا	البيوت	من
وقت ہیں	واسطے لوگوں کے	اور حج کے	اور	نہیں	نیکی	بیچ اس کے کہ	آؤ تم	گھروں میں	سے

وہ لوگوں کے (کاموں کی میعادیں) اور حج کے وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت میں) گھروں میں

ظهورها ولكن البر من اتقى ج واتوا البيوت من ابوابها ص

ظهورها	و	لكن	البر	من	اتقى	واتوا	البيوت	من	ابوابها
پچھواڑے انکے	اور	لیکن	نیکی	واسطے اس شخص کے جو	پرہیزگاری کرے	اور آؤ	گھروں میں	سے	دروازوں انکے

ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیزگار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو

واتقوا الله لعلكم تفلحون (١٨٩) وقاتلوا في سبيل الله الذين

واتقوا	الله	لعلكم	تفلحون	و	قاتلوا	في	سبيل	الله	الذين
اور ڈرو	اللہ سے	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اور	لڑو	بیچ	راہ	اللہ کے	جو

اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (١٨٩) اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی

يقاتلونكم ولا تعتدوا ط ان الله لا يحب المعتدين (١٩٠)

يقاتلونكم	و	لا	تعتدوا	ان	الله	لا	يحب	المعتدين
لڑتے ہیں تم سے	اور	مت	زیادتی کرو	بے شک	اللہ	نہیں	دوست رکھتا	زیادتی کرنیوالوں کو

اللہ کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا۔ کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (١٩٠)

واقتلوهم حيث ثقفتموهم واخرجوهم من حيث

واقتلوهم	حيث	ثقفتموهم	واخرجوهم	من	حيث
اور مار ڈالو تم	جہاں	پاؤ ان کو	اور نکال دو ان کو	سے	جہاں

اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) وہاں سے تم بھی

أَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ

أَخْرَجُوْكُمْ	وَالْفِتْنَةُ	أَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا	تُقٰتِلُوْهُمْ	عِنْدَ
نکالا تم کو	اور کفر	سخت تر ہے	سے	قتل	اور	مت	لڑو ان سے	نزدیک

اُن کو نکال دو اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل و خوں ریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور جب تک وہ تم سے

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَإِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ

الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	حَتّٰى	يُقٰتِلُوْكُمْ	فِيْهِ	فَإِنْ	قٰتَلُوْكُمْ	فَاقْتُلُوْهُمْ
مسجد	حرام کے	یہاں تک کہ	لڑیں وہ تم سے	بیچ اس کے	پس اگر	وہ لڑیں تم سے	پس مارو ان کو

مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں اُن سے نہ لڑنا۔ ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

كَذٰلِكَ	جَزَآءُ	الْكٰفِرِيْنَ	فَإِنِ	انْتَهَوْا	فَإِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
اسی طرح ہے	سزا	کافروں کی	پس اگر	وہ باز رہیں	پس بیشک	اللہ	بخشنے والا

کافروں کی یہی سزا ہے (۱۹۱) اور اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ بخشنے والا (اور)

رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ

رَّحِيْمٌ	وَ	قٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا	تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	وَّيَكُوْنَ	الدِّيْنُ	لِلّٰهِ
مہربان ہے	اور	لڑو ان سے	یہاں تک کہ	نہ	رہے	کفر	اور ہووے	دین	واسطے اللہ کے

رحم کرنے والا ہے (۱۹۲) اور اُن سے اُس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے اور (ملک میں) اللہ ہی کا دین ہو جائے۔

فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

فَإِنِ	انْتَهَوْا	فَلَا	عُدْوَانَ	إِلَّا	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ	اَلشَّهْرُ	الْحَرَامُ
پس اگر	باز رہیں	پس نہیں	زیادتی کرنا	مگر	اوپر	ظالموں کے	مہینہ	حرمت والا

اور اگر وہ (فساد سے) باز آ جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں (کرنی چاہیے) (۱۹۳) ادب کا مہینہ

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

بِالشَّهْرِ	الْحَرَامِ	وَالْحُرُمٰتُ	قِصَاصٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ
بدلے مہینے	حرمت والے کے ہے	اور حرمتوں کا	بدلہ ہے	پس جو کوئی	زیادتی کرے	اوپر تمہارے

ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

فَاعْتَدُوْا	عَلَيْهِ	بِمِثْلِ	مَا	اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا
پس زیادتی کرو تم	اوپر اس کے	مانند اسکے	کہ جو	زیادتی کی	اوپر تمہارے	اور ڈرو	اللہ سے	اور	جان لو

تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ

اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُتَّقِيْنَ	وَ	اَنْفِقُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	وَ	لَا	تُلْقُوْا	بِاَيْدِيْكُمْ
یہ کہ	اللہ	ساتھ ہے	پرہیزگاروں کے	اور	خرچ کرو	بیچ	راہ	اللہ کے	اور	مت	ڈالو	ہاتھوں اپنے کو

اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿۱۹۴﴾ اور اللہ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت

اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا

اِلَى	التَّهْلُكَةِ	وَاَحْسِنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ	وَ	اَتِمُّوا
طرف	ہلاکت کے	اور نیکی کرو	بے شک	اللہ	دوست رکھتا ہے	نیکی کرنے والوں کو	اور	پورا کرو

میں نہ ڈالو اور نیکی کرو۔ بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۹۵﴾ اور اللہ (کی

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ
حج کو	اور	عمرہ کو	واسطے اللہ کے	پس اگر	گھیرے جاؤ تم	پس جو کچھ	میسر ہو	سے	قربانی

خوشنودی) کے لیے حج اور عمرے کو پورا کرو۔ اور اگر (رستے میں) روک لیے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو)

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ

وَ	لَا	تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْهَدْيُ	مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ
اور	مت	منڈواؤ	سروں اپنوں کو	یہاں تک کہ	پہنچے	قربانی	اپنے حلال ہونے کی جگہ	پس جو کوئی	ہو

اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے سر نہ منڈاؤ۔ اور اگر کوئی تم

مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	بِهٖٓ	اَذًى	مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْيَةٌ	مِّنْ	صِيَامٍ
تم میں سے	مریض	یا	اس کو	ایذا ہو	سے	سر اس کے	پس بدلہ ہے	سے	روزوں

میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو اگر وہ سر منڈا لے تو اس کے بدلے روزے رکھے

أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَآ أَمِنْتُمْ ۟ وقفة فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

أَوْ	صَدَقَةٍ	أَوْ	نُسُكٍ	فَإِذَآ	أَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ	إِلَى	الْحَجِّ
یا	خیرات سے	یا	ذبح سے	پس جب	امن میں ہو تم	پس جو کوئی	فائدہ اٹھائے	عمرہ سے	ساتھ	حج کے

یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر جب (تکلیف دور ہو کر) تم مطمئن ہو جاؤ۔ تو جو (تم میں) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اُٹھانا چاہے

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي

فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ	يَجِدْ	فَصِيَامُ	ثَلٰثَةِ	أَيَّامٍ	فِي
پس جو کچھ	میسر ہو	سے	قربانی	پس جو کوئی	نہ	پائے	پس روزے ہیں	تین	دن کے	بیچ

وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے

الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ

الْحَجِّ	وَ	سَبْعَةٍ	إِذَا	رَجَعْتُمْ	تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ
حج کے	اور	سات روزے	جب	لوٹ جاؤ تم	یہ	دس ہوئے	پورے	یہ	واسطے اسکے حکم	نہ

اور سات جب واپس ہو۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اُس شخص کے لیے

يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ

يَكُنْ	أَهْلُهُ	حَاضِرِي	الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوٓا	أَنَّ
ہوں	اہل اس کے	رہنے والے	مسجد	حرام کے	اور	ڈرو	اللہ سے	اور	جانو	بیشک

ہے جس کے اہل و عیال مکے میں نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ

اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع

اللّٰهَ	شَدِيدُ	الْعِقَابِ
اللہ	سخت	عذاب والا ہے

سخت عذاب دینے والا ہے ﴿۱۹۶﴾

آج کے سبق کا مرکزی خیال: اس سے پہلے ہم پچھلی آیات میں دیکھ چکے ہیں کہ دین اسلام میں ایک طرف عبادات ہیں، دوسری طرف اخلاقیات، پھر معاملات اور عقائد۔ سب اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ مختلف موضوعات ہمیں قرآن پاک میں ساتھ ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔

آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ اسلام کیا ہے؟ اسلام کا کیا مزاج ہے کہ اگر لوگ ہمیں دین اسلام پر عمل نہ کرنے دیں تو کیا کرنا ہے؟ ہم عقائد سے لے کر نماز، روزے، وراثت اور دوسرے معاملات کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ہمیں اُمتِ وسط بنایا گیا ہے۔ پہلے ہمیں خود کی تربیت کرنی پڑے گی اور خود منظم ہونگے تو دوسری اُمتوں کی مدد کر سکیں گے۔ آج ہم حج کے بارے میں پڑھیں گے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ ھِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِھَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ (اے محمد ﷺ) لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) کہہ دو کہ وہ لوگوں کے (کاموں کی میعادیں) اور حج کے وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے اور نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت میں) گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیز گار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔

یہاں اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں کہ وہ سوال کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے پوری زندگی میں نبی پاکؐ سے صرف دس یا گیارہ سوال کئے۔ اور وہ سب سوال يَسْـَٔلُوْنَكَ اسی طرح شروع ہوتے ہیں۔ صرف ایک یا دو آیات مشرکین کے سوالوں کے جواب میں ہیں۔

ہمارے لئے غور کی بات یہ ہے کہ صرف سوال نہ کرتے رہیں۔ جہاں کوئی دیندار نظر آئے تو علم اور تقویٰ لینے کی کوشش کریں۔ کچھ تربیت کر لیں کچھ اخلاق سیکھ لیں۔

صحابہ کرامؓ کے پوچھے گئے سوالات پر ایک کتاب بھی ہے جس کا نام يَسۡـَٔلُونَكَ ہے۔

سوال یہ تھا کہ یہ چاند کبھی گھٹتا اور بڑھتا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟ جیسے اب ہم قرآن سے جُڑ گئے ہیں تو ہمیں اب شوق ہے کہ قرآن اور سُنّت سے جُڑ جائیں۔ آج ہمیں بھی علم کی حرص ہونی چاہئے۔ دینی اور دنیاوی دونوں طرح کا علم حاصل کریں۔ صحابہ کرامؓ سوچا کرتے تھے تفکّر کرتے تھے۔

صحابہ کرامؓ کا یہ سوال سائنسی تھا۔ کس طرح اس کی شکلیں تبدیل ہوتی ہیں۔ چاند کا لفظ الۡاَهِلَّةِ یہاں مؤنث ہے۔

(اے محمد ﷺ) لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) کہہ دو کہ وہ لوگوں کے (کاموں کی میعادیں) اور حج کے وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے اور۔۔۔۔

یہ ہمارے لئے کیلنڈر ہے۔ ہمیں اس سے تاریخ پتا چلتی ہیں۔ سورج سے ہمیں وقت معلوم ہوتا ہے اور چاند سے مہینے کی تاریخیں۔ روزے اور حج کے لئے ہمیں تاریخ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں اِن آیات کی حکمت دیکھیں۔ اب نماز کی بات ہو چکی وہ تو نبی پاکؐ اور صحابہ کرامؓ مدینہ میں پڑھ لیتے۔ روزے بھی رکھ لیتے۔ زکوٰۃ بھی ادا کر لیتے۔ لیکن حج کے لئے اُنہیں مکّہ جانا پڑتا۔ مکّہ میں مشرکین ظاہر ہے مسلمانوں کے دشمن تھے تو اُن سے قتّال کرنا پڑتا اس لئے آگے جہاد کا ذکر آ رہا ہے۔ جہاد کر کے مکّہ کو مشرکین سے آزاد کروائیں اور پھر حج کریں۔

قتال کے لئے صبر کی ضرورت ہوتی ہے تو پہلے ہی روزوں کی بات کر دی کہ گھوڑوں کو روزے نہیں رکھوانے بلکہ خود رکھنے ہیں۔ پھر قتال کرنا ہے اور خانہ کعبہ کو مشرکین سے آزاد کروا کر وہاں حج کرنا ہے۔ نبی پاکؐ کی نبی کی حیثیت سے زندگی کل ۲۳ سال کی تھی۔

یہاں سے آپ قرآن کی آیات کا ربط اور حکمت دیکھیں کہ کیسے موضوع جڑے ہوئے ہیں۔

نبی پاکؐ نے اپنی پوری زندگی میں صرف ایک حج کیا تھا۔ نبی پاکؐ مکّہ میں صرف تیرہ سال رہے۔ اس وقت تو حج ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ خانہ کعبہ میں بت تھے۔ دوسرا مشرکین خود بھی حج کرتے تھے اگرچہ اُن کا حج کا طریقہ فرق تھا۔ آج کے دور کا کوئی میلہ سمجھ لیں۔ کھاتے پیتے، مقابلہ بازی، تجارتی اسٹال اور شعر و نغمہ کی محفلیں وغیرہ۔ یہ لوگ روح کے بغیر نیکیاں کرتے ہیں۔

مکّی دور کے آخر میں معراج کا واقعہ پیش آیا اور نماز فرض ہو گئی۔ پھر ۲ ہجری میں روزے فرض ہو گئے۔ ۸ ہجری میں مکّہ فتح ہُوا اور پھر ۹ ہجری میں نبی پاکؐ نے پہلا اور آخری حج کیا۔ یعنی ۱۳ سال مکّہ میں گُزارے اور تقریباً ۹ سال مدینہ میں، کل ۲۱ سال میں صرف ایک حج کیا تھا۔ ۱۰ ہجری میں نبی پاکؐ کی وفات ہو گئی تھی۔ یہ وہ حالات تھے جب یہ آیات نازل ہوئیں تھیں۔

عربوں نے حج کے طریقوں میں تبدیلیاں کر لی تھیں۔ اب اگلی آیات میں اُن کا ذکر آرہا ہے۔ ہمارے ہاں بھی لوگوں نے کچھ رسمیں بنالی ہیں کہ لوگ حج پر جائیں یا واپس آئیں تو یہ کریں۔ تحائف کا بھی رواج ہے۔ پھولوں کے ہار۔ شیطان ہم سے وہ نیکیاں کرواتا ہے جس میں روح نہیں ہوتی۔ ظاہری باتوں کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ علم سیکھنے والوں کو وہ عزّت نہیں دی جاتی۔

مومن بندہ نیکیوں کے مواقع ڈھونڈتا ہے۔ اور پھر چاہتا ہے کہ اپنے لئے صدقۂ جاریہ چھوڑ کر جائے۔ خود بھی نیکیاں کریں اور دوسروں کے لئے بھی نیکیوں کا انتظام کر دیں۔

عربوں میں حج کا رواج تھا۔ ظاہر ہے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے یہ گھر بنایا تھا تو حج عرب کلچر کا حصّہ تھا۔ لیکن عربوں نے اپنی مرضی سے کچھ بدعات شامل کرلی تھیں۔ عرب جب حج کی نیّت سے گھر سے نکلتے تو سمجھتے تھے کہ اب حج کرکے ہی واپس آنا ہے۔ اگر وہ کوئی چیز گھر بھول جاتے تو سیدھی طرح گھر واپس نہیں آتے بلکہ گھر کے پیچھے سے داخل ہوتے دوسرا عرب سمجھتے تھے کہ سر کے اوپر کچھ نہیں لگنا چاہئے۔ یعنی سر خالی رہے گا۔ نہ کوئی کپڑا لگے اور نہ ہی کسی سائے کے نیچے سے گزرنا ہے اس لئے وہ دروازے یا چوکھٹ کے نیچے سے بھی نہ گزرتے۔ انتہا پسندی اور شدّت کا حال دیکھیں۔

یہاں سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ جب مسلمان عملی طور پر پستی کا شکار ہوتے ہیں تو مذہب میں بدعات کو شامل کرلیتے ہیں۔ وہ دین کی روح سے خالی ہوتے ہیں۔ بس ظاہر داری پر توجہ دیتے ہیں۔

پھر عرب سمجھتے کہ ہم بڑے نیک ہیں کہ گھر کے پیچھے یا چھت سے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں بھی حج کے ساتھ کچھ رسمیں بنالی گئی ہیں۔ سوٹ دیتے ہیں۔ واپسی پر سونے کی چیز دیتے ہیں۔ وغیرہ۔

اللہ فرماتے ہیں۔ اور نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت میں) گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیز گار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔

یہ اصل تحفہ ہے کہ انسان حج سے واپس آئے تو دل بدل جائے۔ انسان زندگی گزارنے کے طریقے بدل دے اور ایک بندۂ مومن بن جائے۔ ایک امّاں جان کا بیٹا حج کے گروپ لے کر جاتا تھا۔ اللہ کے گھر جا کر بالکل بدل جاتا تھا۔ انسان جائے تو اللہ کے گھر کا غلام بن جائے۔ دوسروں کی خدمت کریں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جب ہم دُور ہوتے ہیں تو محبت ویسی نہیں رہتی اور ایکدوسرے کے دُکھ سُکھ میں اچھی طرح شریک بھی نہیں ہوسکتے۔

جب کسی کے گھر جاتے ہیں تو دل پاس ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب آپ حج یا عمرے پر جاتے ہیں تو اللہ سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ اللہ سے قریب ہو جاتے ہیں۔ تو اصل چیز تقویٰ ہے۔ صرف تقویٰ کی وجہ سے ہم نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ دل کسی کو نہیں دکھا سکتے، وہ صرف اللہ دیکھتا ہے۔

اس آیت میں اللہ فرماتے ہیں کہ سیدھی طرح اپنے گھروں میں آئیں۔

ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ خانہ کعبہ سے واپس آرہے تھے کہ سعی کریں لیکن وہ منہ کعبہ کی طرف رکھے ہوئے تھے اور دوسرے لوگوں سے ٹکرا بھی رہے تھے۔ کہہ رہے تھے کہ کعبہ کی طرف پُشت نہیں کرنی۔ ہمارے ہاں بھی رواج ہے کہ قرآن کو پیچھا نہ کریں۔ قبلے کی طرف پاؤں نہ ہوں۔ جوتے پہن کر قرآن نہ پڑھیں۔۔ یہ ظاہر داری ہے۔ اصل نیکی کی طرف توجّہ دیں۔

یہ زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو اندر سے عبادت کی روح سے واقف نہیں ہیں۔ قرآن کو تبرک نہیں سمجھنا بلکہ ہدایت کی کتاب سمجھ کر پڑھنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے۔ اس پر غور و فکر کرنی ہے۔

اگر میں قرآن نہ سمجھوں تو کیا نقصان ہو گا۔ اس پر لیکچر نورالقرآن ویب سائٹ پر ہے۔

قرآن پر تدبّر کریں۔اس کے معنی سمجھتے ہیں۔مومن کا زادِراہ تقویٰ ہے۔

روزے کے احکام میں بھی ہم نے دیکھا کہ روزہ تقویٰ سکھاتا ہے۔نماز بھی تقویٰ سکھاتی ہے اسی طرح حج بھی تقویٰ سکھاتا ہے کہ ہم بن دیکھے ربّ کے لئے حج کی مشقّتیں برداشت کرتے ہیں۔

ہم نے ظاہری حال حلیے سے باہر نکل کر اصل دین کی روح کو سمجھنا ہے۔

ہم نیکی کے کام کریں لیکن صحیح طریقے سے کرنے ہیں۔مومن کے اندر سکون ہوتا ہے۔اُتناہی کریں جتنا کر سکتی ہیں۔لیکن کرنا صحیح اس کی روح کو سمجھ کر ہے۔کیونکہ پھر اللہ آپ کو مزید نیک کام کرنے کی توفیق دیتا ہے اور استطاعت بھی۔

یہاں کا ذکر آیا ہے۔الۡاَهِلَّةِ اس کے معنی ہیں نیا چاند۔آئیں نئے چاند کی دعا پڑھتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهِ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ، قَالَ": اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ"

یاالٰہی عزوجل اس چاند کو ہم پر برکت کے ساتھ اور ایمان وسلامتی اور اسلام اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ نکال جس سے توراضی ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے،(اے پہلی رات کے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ عزوجل ہے۔

ترمذیؒ کی روایت ہے۔اللہ کے نبیؐ یہی دعا کرتے تھے۔جب بھی آپ چاند دیکھیں تو یہ دعا کریں۔

ضروری نہیں کہ پہلی تاریخ کے چاند پر ہی دعا کرنی ہے۔ یہاں یہ بھی فرمایا گیا کہ چاند کا اور میرا ربّ
اللہ ہی ہے کیونکہ پہلے زمانے میں لوگ چاند کی پوجا کرتے تھے۔
اب دیکھیں چاند کتنا بڑا ہے کیسے اللہ کے حکم کا پابند ہے۔ میں اتنی چھوٹی ہوں، مجھے بھی چاہئے کہ اللہ
کی اطاعت کروں۔

آپ نورالقرآن ویب سائٹ پر چاند کی مختلف شکلوں کی پریزینٹیشن دیکھ سکتی ہیں۔

چاند اتنے خوبصورت طریقے سے اپنی شکلیں بدلتا ہے کہ ہیرے میں بھی اتنے حسین ڈیزائن نہیں
ہوتے ہونگے۔